قرۃ العین حیدر

[illegible] قرۃ العین حیدر علی گڑھ میں 1927 میں پیدا ہوئیں۔ جہاں ان کے والد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں رجسٹرار تھے۔ ان کا آبائی وطن نہٹور ضلع بجنور ہے۔ ان کے والد سجاد حیدر یلدرم اور والدہ نذر سجاد حیدر بھی اپنے زمانے کے مقبول افسانہ نگار تھے۔ قرۃ العین حیدر نے میٹرک اور بی۔اے تک کی تعلیم بنارس اور دہرہ دون میں حاصل کی۔ پھر لکھنؤ یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم۔اے کیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے لندن چلی گئیں۔ وہاں مشہور انگریزی اخبار "ٹیلی گراف" اور بی۔بی۔سی ریڈیو سے بھی وابستہ رہیں۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد کئی سال ممبئی میں قیام کیا۔ اور وہاں انگریزی رسائل میں بطور مدیر کام کرتی رہیں۔ بعد میں پہلے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور پھر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں گیسٹ پروفیسر کے عہدے پر فائز رہیں۔ 2007 میں دہلی میں ان کی وفات ہوئی۔

قرۃ العین حیدر کا پہلا افسانہ 1944 میں شائع ہوا تھا۔ ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ "ستاروں سے آگے" 1947 میں اور ان کا پہلا ناول "میرے بھی صنم خانے" 1949 میں منظر عام پر آیا۔ اردو اور انگریزی میں ان کی تقریباً 30 تیس کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

ان میں افسانوں کے مجموعے، ناول، ناولٹ، رپورتاژ، سفرنامے، ادبی مضامین اور عالمی ادب کے ترجمے شامل ہیں۔ ان کے کئی افسانوں اور ناولوں کے ترجمے ہندوستان اور دنیا کی الگ الگ زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ "آگ کا دریا"، "آخرِ شب کے ہم سفر"، "کارِ جہاں دراز ہے" اور "چاندنی بیگم" ان کے مشہور ناول ہیں۔ قرۃ العین حیدر کے افسانوں اور ناولوں کی زبان بہت رواں اور پرکشش ہے۔ ان کی تحریروں میں ہندوستان کی تاریخ اور تہذیب کی جھلکیوں نے خاص گہرائی پیدا کر دی ہے۔ انہیں ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ، گیان پیٹھ ایوارڈ اور پدم بھوشن کے خطاب سے نوازا جا چکا ہے۔